6026-عزیزواقارب پر خرچ کرنے کا حکم

سوال

میرے والد کی تنخواہ دس ہزار (10000) ریال ہے جس میں سے ہم بہت ہی کم خرچ کرتے ہیں اور باقی میری والدہ جمع کرلیتی ہے اس لیے کہ میری بہن کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی اور ہم بھی ابھی پڑھائی سے فارغ نہیں ہوئے ، میری دادی بغیر خاوند کے میرے ایک چچا کے ساتھ دادا جان کے گھر میری پھوپھیوں (ان مین سے دونے توشادی ہی نہیں کی اور ایک بغیر خاوند کے ہے) کے ساتھ رہتی ہے ، اور وہ ہماری طرح اچھی بھلی زندگی بسر کررہی ہے ۔
لیکن اس کے باوجود والد صاحب ان کی ماہانہ معاونت کرتے ہیں اور انہیں خرچہ وغیرہ دیتے ہیں ، اور والد صاحب کے کھیت بھی ایک چچا کے کنٹرول میں ہیں جس کی آمدنی وہ خود ہی استعمال کرتے ہیں ۔
تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میرے والد صاحب پر کتنا کچھ واجب ہے کہ وہ ماہانہ خرچ انہیں دیں ، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ وہ سب اچھی بھلی زندگی بسر کررہے اور ان کے سب بھائی اور بہنیں زیورات اور املاک کے بھی مالک ہیں ۔

پسندیدہ جواب

عزیزواقارب پر خرچ کرنے کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

جسے عمودی یا اوپر والا نسب کہا جاتا ہے اور اس میں آباء واجداد چاہے جتنے بھی اوپر کے کیوں نہ ہوں اور اسی طرح اولاد چاہے وہ جتنے بھی نیچے کی جانب ہی کیوں نہ ہوں شامل ہوتے ہیں ، توان پر دو شرطوں کے ساتھ خرچ کرنا واجب ہے :

پہلی : ان میں سے جس پر بھی خرچ کیا جارہا وہ فقیر ہو اور کسی چیز کا مالک نہ ہو یا پھر جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اس کے لیے کافی نہیں اور نہ ہی کمانے کی قدرت وطاقت رکھتا ہو ۔

دوسری : خرچ والا خود غنی ہو اور اس کے پاس اپنی اور بیوی بچوں کی ضرورت سے زائد ہو ۔

تیسری شرط : دین ایک ہو (یعنی سب مسلمان ہوں)

دوسری قسم : مذکورہ بالا عزیزواقارب کے علاوہ دوسرے غیر عمودی رشتہ دار پر خرچ کرنا واجب اس وقت ہوتا ہے جب ان میں مندرجہ بالا دو شرائط کے ساتھ تیسری شرط بھی پائی جائے اور وہ مندرجہ ذیل ہے :

تیسری شرط : کہ جس پر خرچ کیا جارہا ہے اس پر خرچ کرنے والا وارث ہو ، یعنی وہ اس کا وارث بننا ممکن ہو ۔

تو اس بنا پر اگر آپ کے چچا اور والد اگر خرچ کرنے کی استطاعت وطاقت رکھتے ہیں توان سب کا آپ کی دادی پر خرچ کرنا واجب ہے ۔

لیکن آپ احسان کے مسئلہ کو نہ بھولیں اور پھر قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنا تو دوہرے اجر کا باعث ہے اس لیے کہ اس میں ایک توصلہ رحمی ہے اور دوسرا صدقہ ، اور آپ اللہ تعالی کا یہ فرمان بھی یاد رکھیں :

.{اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو اللہ تعالی اس کا بدلہ تمہیں دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر اور اچھا روزی دینے والا ہے}.

لھذا قریبی پر خرچ کرنا اور پھر خاص کر والد پر خرچ کرنا تو سب سے بڑا روزي کے حصول کا سبب ہے اور باعث برکت بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی اپنی جانب سے اجر و ثواب سے نوازتے ہیں .

تو پھر آپ کو اس پر خوش ہونا چاہیئے کہ آپ کے والد اپنی والدہ اور بہنوں پر خرچ کر رہے ہیں اور آپ انہیں اس پر ابھاریں کہ وہ اور زیادہ خرچ کریں اور اپنے چچاؤں سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں تا کہ ان سے افضل بن سکیں .

اور رہا مسئلہ خرچ کرنے کی مقدار کے بارہ میں تو اس کے بارہ ہم گزارش کریں گے کہ یہ خرچ کرنے والے کی حسب استطاعت وقدرت اور جس پر خرچ کیا جارہا ہے اس کی ضرورت کے مطابق ہے .

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم جو بھی خیر و بھلائی کے ساتھ خرچ کرو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں ۔ ۔ ۔}.

واللہ اعلم.